اور کندھے دونوں مل سکیں عبداللہ امرتسری روپڑی

گاڑی پر سوار ہونے کے لئے فرض نماز کا توڑنا

سوال :۔ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اسی حال میں گاڑی آگئی جس پر اس نے سوار ہونا ہے۔ کیا وہ شخص نماز چھوڑ سکتا ہے۔ اور وہ دوبارہ پوری نماز پڑھے یا جتنی باقی رہ گئی تھی اتنی ہی پڑھے۔

جواب :۔ ہاں نماز چھوڑ سکتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اکیلا فرض پڑھ رہا ہو اور جماعت کے لئے اقامت ہو جائے تو فرض چھوڑ کر نماز میں شامل ہونے کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اکیلے کی نماز سے جماعت کی نماز افضل ہے۔ ایسے ہی گاڑی آنے کے وقت جو نماز پڑھے گا وہ بے قراری اور بے چینی کی نماز ہوگی۔ اور جو گاڑی پر سوار ہونے کے بعد پڑھے گا وہ تسلی اور اطمینان کی نماز ہوگی جو افضل ہے۔
اس بنا پر نماز توڑ کر گاڑی پر سوار ہونے کے بعد تسلی اور اطمینان سے نماز پڑھے۔ پہلی نماز پر بنا کرنا ثابت نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

(تنظیم ۵ مارچ ۱۹۶۵ء)

امامت کا بیان

امامت کس کا حق ہے

سوال :۔ جو امام مسجد جہری نماز میں قرآن کریم کو صحیح وصاف نہ پڑھتا ہو یا بوجہ زبان کی لکنت کے قرآن کے کلمات صاف نہ نکل سکتے ہوں۔ اور علاوہ زیر۔ زبر کی غلطیوں کے ہوتا۔ لکنا بھی اور حافظ قرآن بھی نہ ہو۔ اور مقتدیوں میں چند حافظ صحیح وعمدہ وصاف پڑھنے والے موجود ہوں تو کیا ایسا شخص جو قرآن صحیح وصاف نہ پڑھنے والا ہو وہ امامت کا مستحق ہو سکتا ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا کہ جس میں صاف طور پر یہ ہے کہ امامت کا مستحق وہ ہے جو قرآن اچھا پڑھ سکتا ہو۔

جواب :۔ صورت مسئولہ میں امام مسجد مذکور امامت کا مستحق نہیں ہے اس صورت میں مقتدیوں میں

سے وہ مقتدی ہی امامت کا مستحق ہے ۔ جو حافظِ قرآن ہو اور قرآن صحیح و صاف پڑھتا ہو۔

چنانچہ حدیث میں ہے۔

عن ابن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرأھم لکتاب اللہ الحدیث رواہ احمد ومسلم قال القاضی الشوکانی فی النیل قد اختلف فی المراد من قولہ یؤم القوم اقرأھم فقیل المراد احسنھم قرأۃ وان کان اقلھم حفظا وقیل اکثرھم حفظا للقرآن ویدل علی ذالک ما رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح ۔ عن عمرو بن سلمۃ انہ قال انطلقت مع ابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باسلام قومہ فکان فیما اوصانا لیؤمکم اکثرکم قرآنا فکنت اکثرھم قرآنا فقدمونی اخرجہ ایضا البخاری وابوداؤد والنسائی۔

یعنی قوم کی امامت اللہ کی کتاب (قرآن مجید) زیادہ پڑھنے والا کرے ۔ قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ محدثین نے اقرأ (زیادہ پڑھنے والا) کے کئی معنی کئے ہیں ۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جو بہترین طریقہ سے پڑھنے والا ہو ۔ اگرچہ قرآن مجید اس کو کم یاد ہو ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جو زیادہ قرآن کا حافظ ہو ۔ اس مطلب کی وہ روایت تائید کرتی ہے جس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے ۔ اس کے راوی تمام ثقہ ہیں ۔ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ جب میرا باپ اپنی قوم کے اسلام لانے کی خبر لے کر آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں بھی اپنے باپ کے ساتھ گیا ۔ آپ کی وصیتوں میں سے ایک وصیت ہم کو یہ تھی کہ زیادہ قرآن والا امامت کرے ۔ میں زیادہ قرآن والا تھا انہوں نے مجھ کو امام بنایا۔

عبدالرحمٰن مبارک پوری ۔ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

محدث روپڑی فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے جواب کے بعد کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر بعض جگہ کچھ تشریح کی ضرورت ہے اس لئے مختصر سی روشنی ڈالتے ہیں۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے ابو مسعودؓ کی حدیث ذکر کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو قرآن مجید کا زیادہ ماہر اور حافظ ہو وہ امامت کا حق دار ہے ۔ اس کے ہوتے ہوئے ایسے شخص کو امام بنانا جو حفظ اور مہارت میں اس سے کم ہو مناسب نہیں ۔ پس جب کم حفظ اور کم مہارت والے کو زیادہ ماہر اور حافظ کے مقابلہ

میں امام بنانا ٹھیک نہ ہوا تو موٹی زبان والے اور غلط پڑھنے والے کو امام بنانا کس طرح ٹھیک ہوگا۔

الرحمۃ المہداۃ فصل رابع مشکوۃ میں ہے۔

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تؤمن امرأۃ رجلا ولا اعرابی مہاجرا ولا یؤمن فاجر مؤمنا الا ان یقھرہ بسلطان یخاف سوطہ و سیفہ۔ رواہ ابن ماجہ (الرحمۃ المہداۃ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت مرد کی امامت نہ کرائے۔ نہ جنگلی مہاجر کی اور نہ فاجر مومن کی امامت کرائے مگر یہ کہ جبراً امام بن جائے اور مومن اس کے چابک اور اس کی تلوار سے ڈرتا ہو تو ایسی صورت میں مومن کا فاجر کے پیچھے نماز پڑھ لینا کوئی حرج نہیں۔

اس حدیث میں ارشاد ہے کہ جنگلی مہاجر کی امامت نہ کرائے۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ جنگلی کی زبان موٹی ہوتی ہے اور وہ الفاظ صحیح نہیں پڑھ سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ جب صحیح پڑھنے والا شخص موجود ہو تو ایسے وقت موٹی زبان والے کا حق امامت نہیں۔ اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر مولوی عبدالرحمن صاحب نے جو حدیث ذکر کی ہے اس سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے اس لئے اس کا ضعیف ہونا مضر نہیں بلکہ اس سے مسئلہ کی زیادہ تصریح ہوگئی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی پرچہ اہل حدیث مورخہ ۳ نومبر ۱۹۳۲ء میں اس سوال کا جواب دیا ہے مگر ایک طرح سے جواب دینے سے انکار ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"ایسے مسائل میں واقعات کا علم ہونا ضروری ہے یعنی وہ اغلاط معلوم ہوں جو امام مذکور سے صادر ہوتی ہیں۔ کیونکہ بعض اغلاط قابل معافی بھی ہیں۔ امام منصب کو معمولی باتوں سے معزول کرنا جائز نہیں پس جب تک اغلاط کا علم نہ ہو فتویٰ صحیح نہیں دیا جا سکتا۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا درست ہے کہ بعض اغلاط قابل معافی بھی ہیں مگر یہ اپنے لئے ہے نہ یہ کہ دوسرا جو صحیح پڑھ سکتا ہو وہ بھی ان اغلاط کے سننے کا مامور ہو پس غلط پڑھنے والے امام کو چاہیئے کہ فوراً امامت سے علیحدہ ہو جائے تاکہ دوسرے لوگ اس کے اغلاط سننے کے لئے مجبور نہ ہوں۔ خاص کر جب لوگ غلط پڑھنے کی وجہ سے اس کی امامت کو پسند نہ کرتے ہوں تو اس صورت اس کا امام رہنا زیادہ برا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ تین شخصوں کی نماز کانوں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک غلام آقا سے بھاگنے والا،

دوم عورت جس پر خاوند ساری رات ناراض رہا۔ سوم کسی قوم کا امام جس پر مقتدی ناراض ہوں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ تین کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک یہی امام جس کو لوگ برا جانتے ہیں۔ دوسرا جس کی نماز (باجماعت) فوت ہو جائے۔ تیسرا جو آزاد کو غلام بنالے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۵ رمضان ۱۳۵۲ھ – ۳ دسمبر ۱۹۳۳ء

دائم المریض اور قصوروار امام کی امامت

سوال: - زید ایک نابینا حافظ مسجد کا امام ہے اس میں یہ نقص ہیں۔

۱۔ دائم المریض ہے پانچ منٹ وضو قائم نہیں رکھ سکتا۔ بے علم ہے چند ایک لمبی سورتیں حفظ ہیں۔ امام مذکور کے اعزہ میں بیوی اور خاوند کے درمیان ناچاقی تھی۔ اس امام کے مشورہ سے وہ عورت اپنے رشتہ داروں میں چلی گئی۔ وہاں کسی کے گھر آباد ہو گئی۔ اس صورت میں جیسا زانی گنہگار ویسا صلاح کار گنہگار ہے۔ قرآن مجید کی قرأت میں غلطیاں کرتا ہے۔ عیب جوئی اس کا کام ہے۔ حضورؐ کا نام لیتا ہے تو درود نہیں پڑھتا۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب: - عن ابی مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَهْلِهِ۔ رواہ مسلم و فی روایۃ ولا یؤمن الرجل الرجل فی اهله (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن مجید کا زیادہ ماہر ہو وہ امامت کرائے۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو حدیث میں زیادہ ماہر ہو۔ اگر حدیث میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ اور جہاں کسی کے اختیارات ہوں وہاں دوسرا امامت نہ کرائے اور نہ اس کی عزت کی جگہ میں بیٹھے مگر اس کے اذن سے۔

۲۔ عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ

مِنْهُمْ صَلٰوتَهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهُ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً ۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجة (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ شخص جو قوم کی امامت کرائے اور لوگ اس کی امامت پسند نہ کریں۔ دوسرا جو شخص جماعت سے فارغ ہونے کے بعد آئے تیسرا جس نے آزاد کو غلام بنا لیا۔

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ ۔

تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی۔ آقا سے بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ لوٹے۔ عورت جس کا خاوند اس پر ناراضگی میں رات گذارے۔ قوم کا امام جس کی امامت کو قوم پسند نہ کرے۔

۴۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا ترفع صلوتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصارمان ۔ رواہ ابن ماجة (مشکوٰۃ)

یعنی تین شخصوں کی نماز ایک بالشت بھر سر سے اُوپر نہیں چڑھتی۔ قوم کا امام جس کی امامت کو قوم پسند نہ کرے۔ عورت جس پر اس کا خاوند ناراضگی میں رات گذارے۔ دو مسلمان بھائی جو رنج کی وجہ سے آپس میں نہیں ملتے۔

سوال میں جو نقائص بیان کئے گئے ہیں اگر واقعی امام میں موجود ہیں اور باوجود ان کو دُور کر سکنے کے دُور کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو ایسا امام امامت کا حق دار نہیں۔ اخیر کی تین حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر قوم ناراض ہو تو اس امام کی نماز قبول نہیں۔ بے جا ناراضگی معزولی امامت کا سبب نہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ناراضگی بے جا نہ ہو۔ مثلاً وہ بے نماز کا جنازہ نہیں پڑھاتا یا ان کے نکاح وغیرہ نہیں پڑھاتا یا اس قسم کے اور بعض وجوہات ہیں۔ تو ایسی ناراضگی شرعاً معتبر نہیں بلکہ ناراضگی رکھنے والے قصوروار ہیں۔ ایسی ناراضگی سے امام کی نماز کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ چنانچہ جن باغیوں نے حضرت عثمان رضؓ کو شہید کیا۔ اور

حضرت عثمان کی امامت پر راضی نہ تھے، اُنہوں نے اپنا اور امام مقرر کر لیا تھا، جیسے بخاری میں ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت عثمانؓ کی امامت صحیح نہ رہے، ہاں اگر ایسے نقائص اور عیوب ہوں جن کا ذکر سوال میں ہے یا اس قسم کے اَور ہوں تو ایسا شخص بلاشبہ اس وعید کا مستحق ہے جن کا ذکر ان تین حدیثوں میں ہے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے شخص کو فوراً امامت سے جدا کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک شخص کو نماز میں قبلہ کی طرف تھوکنے پر امامت سے معزول کر دیا۔ (مشکوٰۃ)

یہ نقائص اور عیوب تو بڑے بڑے ہیں، ہاں اگر یہ شخص زور والا ہو اور جبراً امام بنا ہوا ہو، لوگ اس کے ہٹانے پر قادر نہ ہوں تو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے رہیں ان کی نماز ہو جائے گی۔ جیسے صحابہؓ نے ظالم بادشاہوں (مروان بن حکم اور حجاج بن یوسف جیسوں) کے پیچھے نماز پڑھتے رہے، ہاں مشرک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، اس کے پیچھے بالکل نہ پڑھے۔ اگر اتفاقیہ پڑھی جائے تو دہرا لے۔

تقوٰی اور علم

پہلی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امامت میں علم اور تقوٰی اور عمر کا لحاظ ضروری ہے۔ قرآن کا ماہر حدیث کے ماہر پر مقدم ہے۔

مہارت کا مفہوم

لیکن مہارت سے مراد ہر طرح کی مہارت ہے یعنی الفاظ بھی درست ہوں معنیٰ اور مطلب میں بھی پوری لیاقت ہو۔ علم تفسیر سے واقف ہو۔ اگر ایک قاری اور حافظ ہو۔ اور دوسرا قرآن مجید کے معانی سے واقف ہو اور قرآن مجید کے الفاظ غلط نہ پڑھتا ہو، اس کے بعد جو حدیث میں زیادہ ہو پھر ہجرت میں پہلے ہو۔ یہ پرہیزگاری اور عمل کے لحاظ سے قدیم ہے۔ پھر جو عمر میں زیادہ ہو۔[1]

حنفیہ کا امام

حنفیہ نے حسب نسب، چہرے کی خوبصورتی کا بھی اعتبار کیا ہے بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ خوبصورت عورت والا غیر خوبصورت عورت والے پر مقدم ہے۔ بعض نے اس سے بھی ترقی کر کے یہ کہہ دیا ہے کہ جس کا سر بڑا ہو، اور آلت چھوٹی ہو وہ اس پر مقدم ہے جو ایسا نہ ہو لیکن یہ محض قیاسات ہیں۔ حدیث میں جو کچھ آگیا اس پر عمل

---

[1] بعض روایتوں میں عمر کی جگہ اسلام آیا ہے یعنی ہجرت کے بعد جس کا اسلام پہلے ہو وہ مقدم ہے۔ (منتقی)

چاہیے۔

پہلی حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں کسی کا اختیار ہو وہاں دوسرے کو امامت کرنی جائز نہیں بلکہ کسی کی خاص عزت والی جگہ بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ ہاں اذن دے دے تو درست ہے چنانچہ حدیث میں الا باذنہ کا لفظ ہے۔

اذن کا مفہوم

اذن میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ امامت کے ساتھ بھی لگتا ہے اور عزت والی جگہ میں بیٹھنے کے ساتھ بھی لگتا ہے۔ یعنی جہاں کسی کا اختیار ہو اگر وہ امامت کی اجازت دے دے تو امامت کرانی جائز ہے بعض کہتے ہیں عزت والی جگہ میں اذن کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے۔ امامت کسی صورت جائز نہیں۔ دلیل ان کی مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّةَ فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّہٖ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْكُمْ یُصَلِّیْ بِكُمْ وَسَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّھُمْ وَلْیَؤُمَّھُمْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ۔ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ)

ابو عطیہ کہتے ہیں۔ مالک بن حویرث رضہ ہمارے پاس ہماری نماز گاہ میں آیا کرتے تھے۔ ایک روز نماز کا وقت آگیا۔ ہم نے کہا نماز پڑھائیے فرمایا تم اپنے میں سے کسی کو آگے کرو تاکہ نماز پڑھائے اور میں اس لئے نماز نہیں پڑھاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے جو کسی قوم کی زیارت کرے وہ ان کو نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

مالک بن حویرث نے باوجود اجازت کے بھی نماز نہیں پڑھائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت کے ساتھ اذن کا کوئی تعلق نہیں۔ جو کہتے ہیں ان دونوں کے ساتھ اذن لگتا ہے ان کے کئی دلائل ہیں۔

پہلی دلیل:۔ پہلی حدیث میں امامت اور عزت والی جگہ میں بیٹھنے سے منع کرنے کے بعد الا باذنہ ہے جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اذن دونوں کے ساتھ لگتا ہے ایک کے ساتھ خاص کرنا بے دلیل ہے

مالک بن حویرث رض کی حدیث میں چونکہ الا باذنہ نہیں اس لئے مالک بن حویرث نے مطلقاً منع سمجھا۔ امام احمد شافعی رح بھی کہتے ہیں کہ جب تک کوئی قرینہ نہ ہو کہ اذن صرف عزت والی جگہ میں بیٹھنے کے ساتھ لگتا ہے۔ امامت کے ساتھ نہیں لگتا۔ اس وقت تک ایک کی تخصیص نہیں (نیل الاوطار)

نیل الاوطار میں بحوالہ بزار عبداللہ بن حنظب کی روایت ذکر کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِصَدْرِ فِرَاشِهِ وَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَاَحَقُّ اَنْ يَؤُمَّ فِي بَيْتِهِ ۔

یعنی مرد اپنے بستر اور سواری کے اگلے حصہ کا اور اپنے گھر میں امامت کرانے کا زیادہ حقدار ہے۔

اس حدیث میں مطلق فرمایا ہے کہ مرد اپنی سواری کے اگلے حصہ کا زیادہ حقدار ہے اس کے ساتھ اذن کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن دوسری حدیث میں اذن کا ذکر آگیا ہے جس کے راوی بریدہ رض ہیں۔ ٹھیک اس طرح امامت کے مسئلہ کو سمجھ لینا چاہیئے۔ مالک بن حویرث کی حدیث میں ذکر نہیں لیکن ابومسعود کی حدیث میں ذکر آگیا ہے پس انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

دوسری دلیل:۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّي خَلْفَنَا اُمُّ سُلَيْمٍ ۔ (منتقی)

یعنی انس رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہم نے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے تھے۔ اور میری والدہ ام سلیم رض ہمارے پیچھے تھی۔

یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رض کے گھر میں پڑھائی ہے۔ اگر دوسرے کے اختیار والی جگہ میں امامت جائز نہ ہوتی تو آپ نہ پڑھاتے اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف گئے ہیں تو وہاں آپ ہی امامت کراتے تھے۔ وہاں کا امام امامت نہیں کراتا تھا لیکن یہ دلیل کچھ کمزور ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ تھے اس لئے جہاں آپ جاتے وہاں آپ اختیار والے تھے جیسے کسی جگہ کا کوئی متولی ہوتا ہے۔

تیسری اور چوتھی دلیل۔ واکثر اهل العلم انه لا باس بامامة الزائر باذن رب المكان لقوله صلى الله عليه وسلم الا باذنه ويعضده عموم ما روى ابن عمر رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة على كثبان المسك يوم القيمة عبد ادى حق الله وحق مواليه ورجل ام قوما وهم به راضون و

رجل ینادی بالصلوات الخمس فی کل لیلۃ رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یؤم قوما الا باذنھم ولا یخص بدعوۃ دونھم فان فعل فقد خانھم۔ رواہ ابوداؤد منتقی۔

اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ زیارت کرنے والا مالک مکان کے اذن سے امامت کرائے تو جائز ہے کیونکہ ابومسعود کی حدیث میں الا باذنہ آیا ہے اور ابن عمرؓ کی حدیث کا عموم بھی اس کا مؤید ہے جس میں ذکر ہے کہ تین شخص قیامت کے دن مشک کے ڈھیروں پر ہوں گے۔ (۱) غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کا بھی (۲) جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اس پر خوش ہوں (۳) جو پانچوں وقتی نمازوں کے لئے ہر روز اذان دے۔ ——— ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو جو اللہ اور دن آخرت پر ایمان لاتا ہے حلال نہیں کہ کسی قوم کی اُن کے اذن کے بغیر امامت کرائے۔ اور نہ ایسا کرے کہ خاص اپنے لئے دُعا کرے اور اُن کو شامل نہ کرے۔ اگر ایسا کیا تو اُس نے اُن کی خیانت کی۔

اس عبارت میں صاحب منتقی نے تین دلائل ذکر کئے ہیں۔ ایک الا باذنہ والی حدیث۔ ایک ابن عمرؓ کی حدیث۔ ایک ابوہریرہ رضؓ کی حدیث۔

پانچویں دلیل۔ سعید بن منصور نے (ابو مسعودؓ) سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص کسی کی اختیار والی جگہ میں اس کے اذن کے بغیر امامت نہ کرائے نہ اُس کے اذن کے بغیر اُس کے گھر میں اُس کی عزت والی جگہ میں بیٹھے۔

تنبیہ:۔ نیل الاوطار میں ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ حدیث پر لکھا ہے جس کا اُردو ترجمہ یہ ہے۔ امام نووی نے کہا ہے فی سلطانہ سے مُراد یہ ہے کہ صاحب گھر صاحب مجلس امام مسجد یہ سب زیادہ حقدار ہیں۔ دوسرے شخص کو اس کی جگہ بغیر اجازت کے امامت نہ کرانی چاہیئے کیونکہ یہ جگہ اُس کے اختیار میں ہے امام نووی نے فی سلطانہ کے معنی اگرچہ عام کئے ہیں لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد صاحب حکومت اور صاحب سلطنت ہے نہ صاحب گھر اور نہ صاحب مجلس وغیرہ۔ اور اس کی تائید ابوداؤد کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے یہ الفاظ ہیں۔ ولا یؤم الرجل فی بیتہ ولا فی سلطانہ۔ اس روایت میں صاحب گھر کا الگ ذکر کیا ہے اور صاحب سلطنت کا الگ۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صاحب گھر صاحب سلطنت میں داخل نہیں۔ اور ظاہر اس حدیث کا چاہتا ہے کہ صاحب گھر اور صاحب حکومت

صاحبِ سلطنت امامت کے زیادہ حقدار ہیں خواہ دوسرا آدمی قرآن و حدیث میں زیادہ ماہر ہو، تقویٰ و پرہیزگاری میں بڑھ کر ہو کیونکہ پہلے جو امامت کے زیادہ حق دار تھے اُن کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ جہاں کسی کی حکومت ہو یا کسی کا اختیار ہو وہاں کوئی امامت نہ کرائے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جن کا ذکر ہوا ہے اُن کو کسی کے گھر میں یا کسی کی حکومت میں بغیر اذن کے امامت نہ کرانی چاہیئے۔ اور اصحاب امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ بادشاہ اور اُس کا نائب گھر والے اور امام مسجد وغیرہ سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کے اختیارات اور تصرفات عام ہیں۔ اور اصحاب شافعی رحمہ نے یہ بھی کہا ہے کہ گھر والے کے لئے مستحب ہے کہ جو اس سے افضل ہو اس کو اذن دیدے تاکہ وہ نماز پڑھائے۔

تنبیہ۔ولا فی سلطانہ سے صاحبِ حکومت صاحبِ سلطنت اس وقت مراد ہو سکتا ہے جب کسی کی جگہ کے متولی کو صاحبِ گھر میں داخل کریں۔ اگر اس کو صاحب گھر میں داخل نہ کریں تو فی سلطانہ کے معنی صاحبِ اختیار کے ہوں گے تاکہ متولی اس میں داخل ہو جائے۔

ایک شبہ اور اُس کا جواب

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اسلامی میں بادشاہ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص امام مسجد مقرر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جہاں تک اس کی سلطنت ہے وہاں تک اس کے اختیارات ہیں تو اس حدیث کی رو سے جو شخص امامت کرانی چاہے وہ بادشاہ سے اذن لے حنفیہ تو صرف جمعہ کے لئے اذن بادشاہ شرط کہتے ہیں۔ یہاں پانچوقتی نماز میں بھی اذن کی ضرورت پڑ گئی۔

جواب ۔ اس کا یہ ہے کہ اِس حدیث کا یہ مطلب غلط ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہاں بادشاہ موجود ہو یا امام مسجد وغیرہ موجود ہوں تو اُن کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے اگر یہ اشخاص موجود نہ ہوں تو پھر اس اُصول پر عمل کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اول قرآن کا ماہر حقدار ہے پھر سُنّت کا پھر ہجرت میں اوّل پھر اسلام میں اوّل پھر عمر میں بڑا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح ہوتا رہا۔ مالک بن حویرث رضہ اور ایک دوسرے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب جانے لگے تو فرمایا۔

اذا حضرت الصلوٰة فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما رواه الجماعة ولاحمد ومسلم وكانا متقاربين فى القراءة ولابى داؤد وكنا يومئذ متقاربين

فی العلم (متفق)

یعنی جب نماز کا وقت آئے تو اذان دو اور اقامت کہو۔ اور جو تم سے بڑا ہو وہ امامت کرائے علم میں دونوں برابر تھے۔ اور اسلام بھی دونوں اکٹھے لائے تھے۔ اور ہجرت اس وقت فرض نہیں رہی تھی۔ اس لئے بڑا ہونے کا ذکر کیا۔

اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے امامت کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا بلکہ ان کی امامت کو اسی عام اصول کے تحت قرار دے کر فرمایا جو تم سے بڑا ہے وہ امامت کرائے۔

اسی طرح عمرو بن سلمہ کہتے ہیں فتح مکہ کے بعد میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کی طرف سے اسلام کی خبر لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فلاں نماز فلاں وقت پڑھو۔ فلاں نماز فلاں وقت۔ اور جو قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا ہو۔ اس کو امام مقرر کرو۔ عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں میں قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے امام مقرر کر لیا۔ میری عمر اس وقت چھ سات سال تھی (مشکوٰۃ)

اس قسم کی احادیث بہت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امامت کا مسئلہ اسی اصول کے تحت ہے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ بادشاہ کی طرف سے تقرر یا اجازت کی ضرورت نہیں۔

پس حدیث کا مطلب یہی ہوا کہ جس شخص کا کسی جگہ اختیار ہو اس کی موجودگی میں دوسرا شخص بغیر اجازت کے کھڑا نہ ہو۔

ہماری عملی بے احتیاطی

اب عام طور پر جلسوں میں بڑی بے احتیاطی ہوتی ہے کوئی کسی کو نہیں پوچھتا جس کی مرضی ہوتی ہے نماز میں آگے ہو جاتا ہے پھر ایک ساتھ مل کر نماز نہیں پڑھتے کئی کئی جماعتیں ہوتی ہیں۔ اسی قسم کی بے احتیاطیاں ہماری کمزوری کا باعث ہو رہی ہیں۔ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ جس کو اجازت ہو وہی امامت کرائے اور ساتھ ہی یہ کوشش بھی ہو کہ سب ایک دفعہ مل کر نماز پڑھیں۔ کوئی اتفاقیہ کسی عذر سے رہ جائے تو وہ کسی کو لے کر جماعت کرا سکتا ہے ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ بلا عذر ہی کئی کئی جماعتیں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا آگے پیچھے ہونے کی سخت وعید فرمائی ہے کہ یا تو اپنی صفیں درست کرو گے یا اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔ یہاں کئی جماعتیں آگے پیچھے ہوتی ہیں۔ کیا ان کی وجہ سے دلوں پہ مخالفت کا اثر نہیں پڑتا۔ انجمنوں اور جلسوں کی اصلی غرض تو اتفاق و اتحاد ہے لیکن ہم بجائے اس کے

تشتت وافتراق کا بیج بو رہے ہیں ۔ انا للہ

عبداللہ امرتسری روپڑی

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ۔ ۱۵ اگست ۱۹۳۲ء

دیوث کی امامت

سوال :۔ زید ایک مسجد کا امام ہے۔ خیالات اہل حدیث رکھتا ہے۔ ساتواں چالیسواں کو بدعت جانتا ہے۔ لیکن کھا ہر ایک چیز لیتا ہے اس کی بیوی کسی دوسرے شخص بدمعاش کے پاس بدمعاشی کے لئے چلی گئی تھی۔ دو تین ماہ کے بعد کوشش سے گھر منگوائی گئی ہے۔ مگر پھر بھی زنا سے باز نہیں آئی۔ بکر کی کوشش سے وہ کہتی ہے کہ میری توبہ آئندہ کوئی بدمعاشی نہیں کروں گی۔ باوجود چندہ کی برائی کے اس کا خاوند زید اس کو پسند کرتا رہا۔ برا نہیں منایا۔ اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا تھا کہ تو دیوث ہے جب تک اس بیوی کو طلاق نہیں دو گے تجھے امام نہیں بنایا جائے گا۔ اب بعض مولوی آکر کہتے ہیں کہ اس کو امام بنا لو چونکہ توبہ کر لی ہے مگر لوگوں نے ابھی تک نہیں مانا۔ آپ بتائیں کہ ایسا آدمی امام بن سکتا ہے۔

حکیم محمد حسین چک نمبر ۱۱ ۔ سردار پور ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری

جواب :۔ سورہ والذاریات کی تفسیر میں ایک شخص صبیغ نامی کا واقعہ لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ سے اُس نے کچھ اُلٹ پلٹ سوال کئے۔ جن سے معلوم ہوا کہ وہ قرآن مجید کی تفسیر میں کچھ رائے کو دخل دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اُسے سو درّے تعزیر ماری۔ جب اُس نے توبہ کی تو بعد اُس کو چھیک دیا۔ مدت تک یہی حال رہا جب معلوم ہوا کہ اُس کی توبہ خالص ہے تب اُس کو رہا کیا۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اس شخص مذکور کی صرف زبانی توبہ کافی نہیں جب تک ایک مدت تک اس کا عمل دیکھ نہ لیا جائے۔ ہاں اگر امامت سے معزول ہونے سے پہلے توبہ کرتا اور اُس عورت کو مار پیٹ کرتا یا چھوڑ دیتا تو یہی عمل اُس کے خلوص کے لئے شہادت ہوتا۔ امامت سے معزول ہونے کے بعد توبہ کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ توبہ نہیں بلکہ اصل غرض امامت کا حصول ہے۔ صبیغ مذکور کے متعلق بعض روایتوں میں سال کی میعاد آئی ہے یعنی ایک سال تک اُس کو چھیک دیا۔ سو اس امام کو بھی کم سے کم اتنا تو ضرور چھیکنا چاہیے۔ اگر سال تک حالت اچھی ہو جائے تو بہتر ورنہ اور امام رکھ لیا جائے اور اگر کسی طرح سے سال کے اندر اس کی خالص توبہ

معلوم ہو جائے۔ مثلاً اپنی عورت کو الگ کر دے جب تک عورت کی توبہ خالص معلوم نہ ہو گھر نہ رکھے تو اس صورت میں سال پورا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہرصورت امام مذکور کا اس کے عمل کے ذریعے خلوص دیکھنا ضروری ہے۔ خواہ سال کی میعاد ہو یا کم و بیش، رہا مقتدیوں کا اچھا نہ ہونا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب امام بھی آزاد رہے بلکہ امام کو نیک ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں پر اس کی نیکی کا اثر پڑے۔ لوگوں کو اس سے ہدایت ہو۔ اور لوگوں کو جو نصیحت کرے۔ اس پر پہلے وہ خود عامل ہو تاکہ دیگراں را نصیحت خود را فضیحت کی مثال نہ بنے۔ امام ذمہ دار ہستی ہے اس کو ہدایت کا نمونہ بن کر رہنا چاہیئے پھر مقتدیوں کی نمازیں اس کی نماز سے وابستہ ہیں۔ اگر اس کی حالت اچھی نہ ہوئی تو مقتدیوں کی نمازیں بھی خراب ہوں گی۔ اس بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفد بینکم وبین ربکم او کما قال (دارقطنی)

اپنے امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور خدا کے درمیان قاصد (نمائندے) ہیں۔

پس امام مذکور کی حالت جب تک اچھی نہ ہو بالکل امام نہ بنایا جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۲۵ محرم ۱۳۵۸ھ - ۷ مارچ ۱۹۳۹ء

مشرک کی امامت

سوال:۔ میرے گھر کے قریب مسجد ہے۔ اس مسجد کے نمازی بدعتی ہیں۔ قبروں کے پجاری ہیں شیخ عبدالقادر جیلانی سے مراد مانگتے ہیں اس واسطے میں ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتا۔ آپ فرمائیں کہ مشرک امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔

محمد اسماعیل بھوانی پوری

جواب:۔ واقعی نماز باجماعت کی تاکید بہت ہے مگر جن لوگوں کا سوال میں ذکر ہے۔ ان کے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ ایسے عقیدہ کا آدمی مشرک ہے اور قرآن مجید میں ہے۔ انما المشرکون نجس یعنی مشرک نجس ہیں۔ نجس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ - ۹ جنوری ۱۹۴۰ء

کھوا اور نامرد امام

سوال:۔ امام کھوا جس کی داڑھی مونچھ بالکل نہ ہو۔ عورت جیسا چہرہ ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے اور اگر امام نامرد ہو اور مشہور بھی ہو گیا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

رحمت اللہ موضع پرت تحصیل سمرالہ ضلع لودھانہ

جواب:۔ اگر امام قدرتی طور پر کھوا ہو تو اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ کیونکہ اُس کا کوئی قصور نہیں اور اگر یہ خیال ہے کہ اس کا چہرہ عورت جیسا ہے اس لئے اس کا حکم عورت کا ہو گیا تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس سے لازم نہیں آتا ہے کہ اس کا حکم عورت کا ہو جائے۔ داڑھی آنے سے پہلے لڑکے کا چہرہ عورت کی طرح ہوتا ہے مگر اس کی امامت صحیح ہے۔ نیز حصہ وراثت وغیرہ میں مرد کھا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف داڑھی مونچھ نہ ہونے سے عورت کا حکم نہیں ہو سکتا بلکہ اصل فرق عورت مرد کی بناوٹ ہے جس سے پیدا ہوتے ہی تمیز ہو جاتی ہے کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اور اسی سے نامرد کی امامت بھی درست ثابت ہو گئی۔ ہاں اگر مشت زنی یا کسی اور شرارت کی وجہ سے نامرد ہو گیا ہو تو تنبیہ کے طور پر مناسب ہے کہ اس کو امام نہ بنایا جائے اگر پورے طور پر نیک ہو جائے اور تسلی ہو جائے کہ اس کی طبیعت میں اب شرارت نہیں تو لوگوں کو اختیار ہے کہ امام بنائیں یا نہ۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۳ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ ۔ ۸ فروری ۱۹۳۵ء

زنا پر تعاون کرنے والا امام

سوال:۔ ایک امام مسجد ہے وہ اکثر عورتوں کے نکاح جو کہ اپنے خاوندوں کے گھر سے آباد رہ کر اور بچے جن کر کسی غیر آدمی کے ساتھ چلی گئی ہوں اور وہ آدمی مدت تک ان سے زنا بھی کرتے رہیں۔ یہ امام مسجد زانی مرد اور زانیہ عورت کا نکاح کر دیتا ہے۔ اور خاوند سے طلاق بھی نہیں لی جاتی ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے جب کہ متقی اور نیک مقتدی اس کی امامت کو پسند نہیں کرتے اور بے دین لوگ پسند کرتے ہیں۔

جواب:۔ یہ امام دو وجہوں سے قابل امامت نہیں۔ ایک زناکاروں کے نکاح کر دیتا ہے۔ قبلہ

کی طرف توجہ کرنے سے جب امامت سے علیحدہ کیا جاتا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ باب المساجد میں ہے تو زنا کار کا معاون کب امامت کے لائق ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ یعنی نیک کاموں میں مدد کیا کرو اور برائی میں مدد نہ کرو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اصل مقتدی اس سے ناراض ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جس امام پر اس کے مقتدی ناراض ہوں اس کی نماز اس کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی (مشکوٰۃ باب الامامۃ)

رہے دوسرے مقتدی جو صوم وصلوٰۃ کے پابند نہیں ہیں تو ان کی رضا اور عدم رضا کا شریعت میں اعتبار نہیں کیونکہ جب وہ خود دیندار نہیں تو امامت کے بارہ میں شریعت کے نزدیک ان کی رائے کا کیا وزن ہو سکتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۱۶ رمضان ۱۳۵۳ھ - ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء

مٹھی سے کم داڑھی رکھنے اور ختم دینے والا امام

سوال:۔ ایک مٹھی سے کم داڑھی کٹنے اور ختم وغیرہ دینے والے امام کے پیچھے نماز درست ہے۔؟ اگر درست نہیں تو آج کل امام اسی قسم کے ملتے ہیں۔ کیا ایسے اماموں کے پیچھے اتفاقیہ بھی نماز نہیں ہوتی؟ حدیث میں ہے کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ یعنی عبداللہ بن عمر حج کرتے یا عمرہ کرتے تو مٹھی سے زائد داڑھی کٹا لیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مٹھی سے زائد داڑھی کٹانے کی اجازت ہے اور اس سے زیادہ کٹانا شریعت کے خلاف ہے۔"

عبدالرحمٰن عاجز دواخانہ رحمانیہ مالیر کوٹلہ

جواب:۔ جو شخص مٹھی کے اندر داڑھی کٹائے تو اس پر سختی کی جائے۔ اور ایسا شخص امامت کے قابل نہیں۔ ہاں اتفاقیہ نماز پڑھی جائے گی مگر اپنا تھوڑا بہت جتنا بس چلے تو ایسے امام کے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہی حکم ختم وغیرہ دینے والے امام کا ہے کیونکہ ختم وغیرہ دینا بدعت ہے ہاں اگر اس کی کوئی بدعت شرک کی حد کو پہنچی ہو اس کے پیچھے اتفاقیہ بھی نماز نہیں ہوتی۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۲۲ صفر ۱۳۶۰ھ ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء

قبر پر چراغ جلانے والا امام

سوال:۔ ایک خانقاہ کے نام زمین ہے اور اس خانقاہ پر چراغ وغیرہ جلائے جاتے ہیں۔ جو آدمی اس کا محافظ ہے اس کو امام مسجد بنایا ہوا ہے کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اگر یہ چراغ صرف اس لئے جلاتا ہے کہ زمین محفوظ رہے اور اس کے اعتقاد میں کوئی خرابی نہیں تو ایسے شخص کو امام بنانا ناجائز نہیں کیونکہ قبر پر چراغ جلانا حدیث میں منع آیا ہے۔ اور ویسے بھی یہ اسراف ہے یعنی خرچ ضائع ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ۔

یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صرف قبلہ کی طرف تھوکنے پر امامت سے معزول کر دیا تھا۔ اور قبر پر چراغ جلانا تو اس سے بڑا گناہ ہے کیونکہ اس میں مشرکوں سے مشابہت ہے۔ جو قبروں کی تعظیم کرتے ہیں اس لئے اس کے مرتکب کو امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی اپنے امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔ ہاں اس شخص کے پیچھے کہیں اتفاقیہ نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی اور اگر اس کا شرکیہ اعتقاد ہے اور چراغ قبر کی تعظیم کے لئے جلاتا ہے تو اس کے پیچھے اتفاقیہ بھی نماز جائز نہیں۔

عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم روپڑ ضلع انبالہ

۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ ۔ ۶ اپریل ۱۹۴۱ء

یا رسول اللہ کہنے والے کی امامت

سوال:۔ یا رسول اللہ کہنے والے کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

محمد حفیظ خاں ساکن بھٹیاں کلاں ریاست پٹیالہ

جواب:۔ اگر یا رسول اللہ حاضر ناظر جان کر کہتا ہے تو یہ شخص مشرک ہے اور مشرک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔

إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ - یعنی مشرک نجس ہیں۔

اور حدیث میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ - یعنی جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ ان ہی سے ہے۔

پس ایسے مشابہت کرنے والے کے پیچھے نماز میں شبہ ہے اس لئے احتیاط چاہیئے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ - ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء

غیر شرعی فتویٰ دینے والا امام

سوال :۔ ایک امام مسجد سے مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے کہ چار سو روپیہ زکوٰۃ کا ہے اس سے مسافر خانہ بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس زکوٰۃ سے مسافر خانہ بنا دیا جاتا ہے کہ مسافر خانہ پر زکوٰۃ لگ سکتی ہے۔ اگر نہیں تو ایسے غیر شرعی فتویٰ دینے والے کے پیچھے نماز جائز ہے؟

جواب :۔ اگر امام پورا عالم نہیں اور ویسے ہی بے احتیاطی سے مسئلہ بتانے کی عادت ہے تو وہ امام بنانے کے قابل نہیں اس کو امامت سے علیحدہ کر دینا چاہیئے اور اگر وہ پورا عالم ہے اور مسئلہ احتیاط سے بتاتا ہے تو مسئلہ میں کسی وقت غلطی اس کو امامت سے علیحدہ نہیں کر سکتی رہا یہ سوال کہ زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہ سو مسافر خانہ بنانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ کیونکہ قرآن مجید میں جو مصارف ذکر ہیں - ان میں مسافر خانہ داخل نہیں مسافر خانہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی ملکیت ہے۔ خواہ اس کو قائم رکھے یا فروخت کر دے یہ اس کو اختیار ہے اور زکوٰۃ نئے سرے سے ادا کرے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۲۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء ۲۹ شعبان ۱۳۵۸ھ

میاں بیوی دونوں میں سے ایک امام اور ایک مقتدی

سوال :۔ میاں بیوی مل کر با جماعت نماز فریضہ یا نوافل ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر سکتے ہیں تو کس ترکیب سے؟

محمد بن مولوی محمد حسین مرحوم گھیانہ کلاں

جواب :۔ عن انس قال صلینا انا و یتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وام سلیم خلفنا رواہ مسلم (مشکوۃ باب الموقف)

یعنی انس سے روایت ہے کہ میں نے اور ایک یتیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی اور ام سلیم (میری والدہ) ہمارے پیچھے اکیلی تھی۔

وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہ و بامہ اوخالتہ قال فاقامنی عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا (رواہ مسلم)

یعنی انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو اور اس کی والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی پس مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور میری والدہ یا خالہ کو پیچھے کھڑا کیا۔

عن الحارثۃ بن معاویۃ الکندی انہ رکب الی عمر بن الخطاب یسالہ عن ثلاث خلال فقدم المدینۃ فقال لہ عمر ما اقدمک علی قال لاسئلک عن ثلاث قال وما ھن قال ربما کنت انا والمرأۃ فی بناء ضیق فتحضر الصلوۃ فان صلیت انا وھی کانت بحذائی وان صلت خلفی خرجت من البناء فقال عمر تستر بینک وبینھا بثوب ثم تصلی بحذائک ان شئت وعن الرکعتین بعد العصر فقال نھانی عنھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وعن القصص فانھم ارادونی علی القصص فقال ما شئت کانہ کرہ ان یمنعہ قال انما اردت ان انتھی الی قولک قال اخشی علیک ان تقصص فترفع علیھم فی نفسک ثم تقص فترتفع حتی یخیل الیک انک فوقھم بمنزلۃ الثریا فیضعک اللہ تحت اقدامھم یوم القیمۃ بقدر ذالک حم ض (منتخب کنز العمال جلد ۳ ص۲۰)

حارث بن معاویہ کندی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس تین باتوں کے متعلق سوال کرنے کے لئے مدینہ شریف میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ کس طرح تشریف لائے کہا تین باتوں کے متعلق سوال کے لئے۔ فرمایا وہ کیا ہیں؟ کہا میں اور میری بیوی (تنگ) گھر میں ہوتے ہیں پس نماز کا وقت ہو جاتا ہے اگر میں اور میری بیوی ایک ساتھ نماز پڑھیں تو وہ میرے برابر ہو جاتی ہے۔ اور اگر پیچھے کھڑی ہو تو باہر نکل جاتی ہے۔ عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اپنے درمیان اور اس کے درمیان کپڑے

کا پردہ کردے پھر وہ تیرے برابر نماز پڑھے اور عصر کے بعد دو رکعتوں سے سوال کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے منع فرمایا ہے اور وعظ سے سوال کیا کہ میری قوم مجھ سے وعظ کی خواہش رکھتی ہے۔ فرمایا جو کچھ تیری مرضی گویا کہ حضرت عمرؓ نے اس کو روکنے سے اچھا نہ سمجھا اور وعظ کو کچھ پسند بھی نہ کیا۔ حارث نے کہا میرا ارادہ ہے کہ آپ کے قول کے موافق عمل کروں فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ تو وعظ کرے اور تیرے دل میں کچھ اونچائی کا خیال آجائے پھر وعظ کرے پھر خیال آجائے یہاں تک کہ تو اپنے خیال ہی میں ستارہ ثریا تک پہنچ جائے پھر اتنا ہی قیامت کے دن خدا تعالیٰ تجھ کو ان کے قدموں کے نیچے کر دے۔

ان تینوں حدیثوں سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ عورت کو جماعت میں ساتھ کھڑا نہ کرنا چاہیئے۔ خواہ ماں ہو یا خالہ ہو بہن ہو یا بیوی بلکہ وہ اکیلی پیچھے کھڑی ہو نماز خواہ فرض ہو یا نفلی خواہ لڑکا نابالغ ہی ہو اس کے برابر بھی کھڑی نہیں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تیسری حدیث سے معلوم ہوا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۶ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ - ۴ اپریل ۱۹۴۱ء

تاخیر کرکے نماز پڑھنے والے کی امامت

سوال:۔ یہاں اہلحدیث کی کوئی مسجد نہیں۔ ہم جامع مسجد اہل احناف میں نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں مگر یہ تمام اوقات نماز پنجگانہ کے ادا کر نماز پڑھتے ہیں مثلاً ظہر دو بجے عصر ساڑھے چار بجے۔ خاص کر فجر کی نماز کو یہ لوگ بہت دیر کرکے پڑھتے ہیں۔ لہذا ان اوقات پر کیا ہم بھی ان کے ساتھ ہی نماز با جماعت ادا کرتے رہیں یا اول وقت علیحدہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کریں۔

ملا محمد ابراہیم سول ریسٹ ہاؤس کالکا ضلع انبالہ

جواب:۔ جو اوقات آپ نے نمازوں کے لکھے ہیں۔ ان میں بعض میں زیادہ دیر ہے۔ مثلاً آجکل عصر وہاں ساڑھے چار بجے زیادہ تاخیر سے ہوتی ہے اسی طرح ظہر میں کچھ زیادہ تاخیر ہے۔ سو آپ جس نماز کو وہ زیادہ تاخیر سے پڑھیں۔ اکیلے پڑھ لیا کریں۔ اگر دوبارہ ان کے ساتھ موقعہ ملے پڑھ لی ورنہ پہلی کافی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۰ شوال ۱۳۵۵ھ یکم جنوری ۱۹۳۷ء

مردہ شو امام

سوال:۔ ایک شخص امام مسجد ہے اور وہ مردہ شوئی کا کام کرتا ہے اُجرت لیتا ہے کیا ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے؟۔

جواب:۔ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فادی فیہ الامانۃ ولم یفش علیہ مایکون منہ عند ذالک خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ لیلہ اقربکم ان کان یعلم فان لم یکن یعلم فمن ترون عندہ حظا من ورع وامانۃ (رواہ احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت کو غسل دے اور اس میں امانت سے کام کرے اور میت کے عیب ظاہر نہ کرے اور وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور میت کو اس کا قریبی غسل دے اگر غسل دینا جانتا ہو۔ اگر نہ جانتا ہو تو تم میں سے وہ شخص غسل دے جو پرہیزگاری اور امانت کا حصہ رکھتا ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل یا تو قریبی دے یا پرہیزگار آدمی دے۔ کیونکہ ممکن ہے میت کے بدن پر کوئی عیب ہو یا بیماری کی حالت میں پاکی پلیدی میں احتیاط نہ ہو۔ غسل کے وقت اندر سے کوئی آلائش نکلے۔ یا زیر ناف بال بڑھ گئے ہوں یا اس قسم کی کوئی پردہ والی بات ہو تو اگر غسل دینے والا قریبی ہو گا، یا پرہیزگار ہو گا تو میت کا پردہ فاش ہو کر میت کی بے عزتی نہیں ہو گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ غسل دینے والا قریبی ہو یا پرہیزگار ہو۔

اس کے علاوہ اس غسل دینے کو پیشہ بنا کر اس پر اُجرت لینا اور ہمیشہ اس کام کے لئے ایک شخص کو مقرر کر دینا یہ خیر قرون کے خلاف ہے۔ خیر قرون میں یہ کام پیشہ ہو کر معاش کا ذریعہ نہیں بنا بلکہ اپنے قریبی، یا ہمسایہ وغیرہ غسل دیتے تھے پھر پیشہ بھی گندہ ہے۔ کیونکہ نمازی بے نماز ہر گندے سے گندے کو غسل دینا پڑتا ہے بلکہ زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ نیز خود ایسے پیشہ والے عموماً بے دین ہوتے ہیں پس یہ لوگ امامت کے حقدار نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ۔ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء

نابالغ کی امامت

سوال :- نابالغ لڑکا نماز تراویح ، فرض ، وتر بحیثیت امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔

جواب :- عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيصِ (رواه البخاری) (مشکوٰۃ باب الامامۃ فصل ۳)

یعنی عمرو بن سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم ایک پانی پر لوگوں کی گذرگاہ میں رہتے تھے وہاں سے قافلے گذرتے ہم ان سے دریافت کرتے کہ لوگوں کو کیا ہوا ؟ اور یہ شخص کون ہے ؟ وہ جواب میں کہتے یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رسول بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی ہے فلاں چیز میں یہ وحی میں لوگوں سے سن کر یاد کر لیتا اور وہ گویا میرے سینہ سے چپٹ جاتی اور عرب لوگ اسلام قبول کرنے میں فتح مکہ کے منتظر تھے وہ کہتے تھے اس کو اور اس کی قوم کو چھوڑ دو۔ اگر یہ ان پر غالب آگیا تو سچا نبی ہے۔ پس جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی۔ جب واپس آئے تو کہا

اللہ کی قسم میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں۔ معود نبی کہتا ہے فلاں فلاں نماز فلاں فلاں وقت پڑھو جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ تمہاری امامت کرائے جب میری قوم نے دیکھا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔ کیونکہ میں آنے جانے والوں سے سن کر یاد کر لیتا تھا پس اُنہوں نے مجھے اپنا امام بنالیا اور میری عمر اس وقت چھ سات برس کی تھی۔ اور مجھ پر ایک کملی تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ سکڑ جاتی۔ نیچے کا بدن ننگا ہوجاتا۔ قوم میں سے ایک عورت نے کہا کہ تم اپنے امام کا ستر کیوں نہیں ڈھانکتے۔ انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لئے قمیص تیار کی میں اس سے اتنا خوش ہوا کہ اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی۔

اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ نابالغ لڑکا جس کو قرآن مجید زیادہ یاد ہو اور نماز پڑھنے پڑھانے کا طریقہ جانتا ہو۔ اس کی امامت جائز اور صحیح ہے۔ صحابہؓ کرام کا اس پر عمل ہے۔ دیکھئے عمرو بن سلمہ فرضوں میں امام تھے۔ وتر اور تراویح تو فرضوں کی نسبت معمولی شے ہے۔

قیام اللیل ص۔۔ میں حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لِيَؤُمَّهُمْ أَقْرَأُهُمْ وَإِنْ كَانَ أَصْغَرَهُمْ۔

یعنی امامت کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جس کو قرآن مجید زیادہ یاد ہو وہ امامت کرائے اگرچہ سب سے چھوٹا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

كُنَّا نَأْخُذُ الصِّبْيَانَ مِنَ الْكُتَّابِ وَنُقَدِّمُهُمْ يُصَلُّونَ لَنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَنَعْمَلُ لَهُمُ الْقَلِيَّةَ وَالْخُشْكَارَ۔

یعنی ہم (عورتیں) مکتبوں سے نابالغ لڑکے لاکر ان کو امام بنالیتیں۔ وہ ہم کو ماہ رمضان المبارک میں نماز پڑھاتے ہم ان کو بطور خدمت، بھنا ہوا گوشت اور گندم کی روٹی کھلادیا کرتی تھیں۔

اِس سے ثابت ہوا کہ نابالغ بچے گھروں میں عورتوں کو نمازِ تراویح پڑھاتے تھے۔

رئیس التابعین امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں۔

لَمْ يَزَلْ يَبْلُغُنَا أَنَّ الْغِلْمَانَ يُصَلُّونَ بِالنَّاسِ إِذَا عَقَلُوا الصَّلٰوةَ وَقَرَؤُا الْقُرْاٰنَ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ وَإِنْ لَّمْ يَحْتَلِمُوْا

(قیام اللیل ص۔۔)

یعنی نابالغ بچے جو نماز پڑھنا اور قرآن پڑھنا جانتے تھے وہ رمضان اور غیر رمضان میں لوگوں کو نمازیں پڑھاتے تھے۔

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا أَحْصَى الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ فَلَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ خَلْفَهُ وَأَكْلِ ذَبِيحَتِهِ ۔ (قیام اللیل صنا)

حضرت سعید بن مسیب رح تابعی رح فرماتے ہیں نابالغ بچے یعنی بچہ جب مسائل نماز سے واقف ہو جائے اور روزہ رکھے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے اور اس کا ذبیحہ بھی جائز ہے۔

قیام اللیل صنا میں ہے۔

تراویح وغیرہ نوافل میں نابالغ کی امامت جائز اور درست ہے۔

لا اختلاف فی ذالك نعلمه

یعنی ہم اس بارہ میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔

پس حدیث نبوی ۔ عمل صحابہ کرام، تابعین رح اور دیگر ائمہ دین رح سے ثابت اور واضح ہوا کہ نابالغ کی امامت جائز ہے ۔ احادیث نبوی کے مقابلہ میں کسی کا قول وفعل ورائے قیاس کوئی حیثیت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق بخشے ۔ آمین

عبداللہ امرتسری روپڑی

یکم رمضان ۱۳۸۳ھ ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۶۴ء

نویسندہ بیاج کی امامت

سوال :۔ جو شخص بیاج کا نویسندہ ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے ۔ ؟

جواب :۔ سود لینے والے یا کاتب سود وغیرہ کو امام نہیں بنانا چاہیئے

عبداللہ امرتسری

حج کی وسعت کے باوجود حج نہ کرنے والے کی امامت

سوال :۔ زید امام کے پاس اس قدر روپیہ ہے کہ وہ علاوہ اپنے اور بھی ایک دو شخص کو حج کرا

سکتا ہے۔ اور وہ تندرست ہے۔ جب حج کی تلقین کی جاتی ہے تو وہ نابینا ہونے کا عذر پیش کرتا ہے

سائل عبدالرحمٰن حاجی مالیر کوٹلی

جواب۔ زید کے پاس اگر اتنی وسعت ہے جتنی سوال میں مذکور ہے تو اس پر حج فرض ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اگر حج نہ کرے تو اس کو امامت سے ہٹا دیا جائے کیونکہ حج کے تارک پر حدیث میں یہودی، نصرانی ہونے کا وعید آیا ہے ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

فاسق و فاجر کی امامت

سوال۔ فاسق فاجر کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ بدعتی فاسق فاجر جو حد کفر کو نہ پہنچا ہو۔ اس کے پیچھے نماز تو ہو جاتی ہے مگر ایسے شخص کو امام بنانے والے مجرم ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم (دار قطنی) یعنی اپنے امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔ ہاں اگر ایسا شخص جبراً امام بن جائے اور مقتدی ہٹانے پر قادر نہ ہوں تو اس صورت میں مقتدی مجرم نہیں۔ نہ اُن کی نماز میں کوئی خلل ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

شرعی عذر کے بغیر امام کی معزولی

سوال:۔ ایک نیک سیرت متدین مخلص حافظ عالم کو مسجد کی امامت سے بلا وجہ الگ کرنا چاہتے ہیں کیا بغیر شرعی عذر کے اس کو لوگ امامت سے علیحدہ کرنے کے مجاز ہیں؟

جواب:۔ صورت مسئولہ میں کسی امام کو شرعی عذر کے بغیر امامت سے الگ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں امام کی توہین ہے۔ اس کے علاوہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو نماز کے لئے امام بنایا تو ہم نے سمجھ لیا کہ ہمارے امیر بھی یہی ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ پہلے قرآن کے زیادہ ماہر کو امام بناؤ۔ پھر جو حدیث کا زیادہ عالم ہو اُس کو امام بناؤ۔ اخیر میں فرمایا کہ جو تمہارا امام بن گیا وہی تمہارا امیر ہے۔

صورت مسئولہ میں بجائے اس کے امام کو امیر بنایا جائے اور اس کا مرتبہ بڑھایا جائے اس کو نماز کی امامت سے بھی علیحدہ کیا جا رہا ہے اس کو معزول کرنا احادیث کے سراسر خلاف ہے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی حال لاہور جامع قدس چوک دالگراں رام گلی نمبر ۵

۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۲۵ جولائی ۱۹۶۳ء

نماز سے فارغ ہو کر امام کا مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنا فجر اور عصر کی نماز کے ساتھ خاص ہے یا نہیں؟

سوال:۔ کیا امام کے لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد ہی منہ پھیرنے کا حکم ہے یا کہ پنجگانہ نمازوں میں منہ پھیرا جا سکتا ہے۔ سنتِ صحیحہ سے کونسا عمل مسنون ہے۔

عبد السلام از منڈی بہاؤ الدین

جواب:۔ آج تک یہ سوال کسی نے نہیں کیا اور نہ کسی محدث نے باب باندھا ہے۔ یہ خصوصیت سائل نے خدا جانے کہاں سے پیدا کی ہے اور سائل کو کس بنا پر شبہ ہوا ہے۔ حدیثوں میں تو عام آتا ہے۔ صبح اور عصر کی کوئی تخصیص نہیں۔ خصوصیت کی جب تک دلیل نہ ہو کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی حال لاہور جامع قدس چوک دالگراں

۲۷ محرم ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء

ولد الزنا کے پیچھے نماز کا مسئلہ

سوال:۔ ایک لڑکا زنا سے پیدا ہوا ہے لیکن بظاہر وہ نیک آدمی ہے۔ پانچ ارکان اسلام کا سختی سے پابند ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں

جواب:۔ قرآن مجید میں ہے۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔ یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس بنا پر گناہ زانی کا ہے بچہ کا کوئی قصور نہیں۔ پس نیک ہونے کی صورت میں اس کی امامت پر کوئی اعتراض نہیں۔ شرعاً صحیح ہے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی حال لاہور ماڈل ٹاؤن سی بلاک کوٹھی ۱۱۹ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ ۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء

بدعتی اور غیر شرعی اُمور کے مرتکب کا نکاح پڑھانے والا امام

سوال :- گانا۔ سہرا بندھا ہوا ہو اور مہندی لگی ہوئی ہو تو ایسے لوگوں کے نکاح کرنے والے کی امامت صحیح ہے۔ کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟ نیز اگر ڈھک والے باجے۔ آتش بازی اور گانے بجانے کا ہر ممکن سامان جو لہو الحدیث میں شمار ہوتا ہے جبراً ایسا کام کریں تو ایسا نکاح پڑھنا جائز ہے۔ اگر امام پرہیز نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

اگر امام نماز میں سستی کرے اور بے وقت مسجد میں آئے تو کیا دوسرا آدمی اس کی جگہ نماز پڑھا سکتا ہے لیکن ایسا کرنے سے امام ناراض ہو جاتا ہے کہ میری اجازت کے بغیر جماعت جائز نہیں۔ اسی طرح جو امام بے نماز کا جنازہ پڑھائے تو کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟

حاجی عبدالکریم موضع قلعہ شہید سنگھ ڈاکخانہ مانانوالہ

تحصیل و ضلع شیخوپورہ

جواب :- یہ سب کام خلافِ شرع ہیں۔ اور ان کے کرنے والا مجرم ہے۔ ایسا شخص امامت کے قابل نہیں۔ حدیث میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ یعنی امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔ یہ کہنا کہ امام کی اجازت کے بغیر مصلیٰ پر کھڑا نہ ہونا چاہیے یہ بھی اس امام کی غلطی ہے کیونکہ نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو تو دوسرا آدمی نماز پڑھا سکتا ہے۔ چنانچہ مغیرہ بن شعبہ کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے سفر میں پیچھے رہ گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت ملی جو عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

عبداللہ امرتسری روپڑی حال لاہور ماڈل ٹاؤن سی بلاک کوٹھی نمبر ۱۱۹

مورخہ ۱ محرم ۱۳۷۶ھ ۸ اگست ۱۹۵۶ء

دیدہ و دانستہ غلط قرآن مجید پڑھنے والے کی امامت

سوال :- ایک شخص امامت کراتا ہے اور قرآن مجید عمداً غلط پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:- مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ قرآن مجید میں عمداً کوئی غلطی کرے لیکن خدانخواستہ اگر کوئی شخص ایسا ہو تو اس کی امامت صحیح نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی حال ادبی ماڈل ٹاؤن سی بلاک کوٹھی نمبر ۱۱۹

۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ ۲۷ نومبر ۱۹۵۸ء

شریعت کے فیصلہ سے انکار کرنے والا امام

سوال:- ہمارے اور امام کے درمیان ایک زمین کے سلسلہ میں تنازعہ ہے۔ ہم نے کہا کہ اس تنازعہ کے فیصلہ کے لئے شریعت کو حاکم بنالیں مگر امام صاحب نے انکار کر دیا ہے۔ اس نے کہا کہ عدالت جو فیصلہ کرے گی منظور ہوگا۔ ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟ یہ شخص وعدہ کی مخالفت بھی کرتا ہے۔

جواب:- صورت مسئولہ میں یہ الفاظ "کہ ہم شریعت پر فیصلہ نہیں کرتے" عدالت میں کریں گے یہ کلمہ کفر ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

یعنی جو ہمارے نازل کئے ہوئے حکموں پر فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے

اور وعدہ خلافی کرنا فیصلہ کر کے اس پر قائم نہ رہنا یہ فسق ہے۔ فاسق کو امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے۔ اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ۔ یعنی اپنے امام بہتر لوگوں کو بناؤ۔ صورت مسئولہ میں امام مذکور کو فی الفور امامت سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ فقط

عبداللہ امرتسری روپڑی ماڈل ٹاؤن لاہور کوٹھی نمبر ۱۱۹ سی

۲ صفر ۱۳۷۹ھ ۸ اگست ۱۹۵۹ء

حقہ پینے والا امام

سوال:- کیا حقہ نوش امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

محمد علی موضع سنگیرہ ڈاکخانہ فتح گڑھ تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور

جواب: مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبلہ کی طرف تھوکنے پر امامت سے معزول کر دیا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو پرہیزگار نہ ہو وہ امامت کا اہل نہیں۔ حقہ بالکل حرام ہے جو اس سے پرہیز نہ کرے وہ امامت کا کب اہل ہو سکتا ہے؟

دارقطنی میں حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ یعنی امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔ پس حقہ نوش امام کو فوراً علیحدہ کر دینا چاہیئے۔

نوٹ: یہ تو امام بنانے کا مسئلہ ہے۔ رہا یہ کہ اگر اتفاقیہ اس کے پیچھے نماز پڑھے تو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حقہ پینے والا مجرم ہے کافر نہیں ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

بدعتی کی امامت

سوال: امام مسجد اہل حدیث ہے لیکن بدعتیوں کے ساتھ مل کر ہر قسم کی رسم کرتا ہے۔ گیارہویں ساتواں، چالیسواں، اسقاط وغیرہ رسمات ادا کرتا ہے اور جائز سمجھتا ہے کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے؟

جواب: ایسا شخص بدعتی ہے اس کو امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ اپنے امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔ اتفاقیہ اگر ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

تنخواہ دار امام

سوال: کیا امامت نماز پر تنخواہ جائز ہے؟

جواب: محض نماز جماعت پر تنخواہ جائز نہیں کیونکہ حدیث میں اذان پر بھی تنخواہ جائز نہیں سمجھی۔ امامت تو بڑی شے ہے

عبداللہ امرتسری روپڑی ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ

مسبوق کی امامت

سوال :۔ جو شخص امام کے ساتھ کچھ نماز پڑھے اور باقی نماز جو اکیلا پڑھتا ہے بعد میں آنے والا شخص اس کو امام بنا کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ بعض علماء منع کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس سے تحصیل حاصل لازم آتا ہے کیونکہ ثواب اس کو جماعت کا حاصل ہو گیا پس اب دوبارہ جماعت کرنا بے کار ہے۔

مولوی عبد الجبار کھنڈیلوی

جواب :۔ جو لوگ مسبوق کی امامت کو منع کرتے ہیں وہ محض اس وجہ سے منع نہیں کرتے کہ وہ نماز باجماعت کا ثواب پا چکا ہے۔ کیونکہ اگر محض اس وجہ سے منع کریں تو کسی وقت جواز کے بھی قائل ہوں مثلاً جو شخص جماعت کے ساتھ پوری نماز پڑھ چکا ہے وہ شخص اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھا سکتا ہے۔ جو جماعت کے بعد آئے اور اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔ جب پوری نماز باجماعت پانے والا دوسرے شخص کو جماعت کا ثواب دلانے کی غرض سے دوبارہ نماز باجماعت پڑھ پڑھا سکتا ہے تو کم پانے والا بطریق اولیٰ پڑھا سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت مسبوق کو منع کرنے کی وجہ محض جماعت کا ثواب پانا نہیں بلکہ یہ اکثر صورتوں میں ہے اور عام وجہ شبہ یہ ہے کہ باقی نماز جو اٹھ کر ادا کرتا ہے اس میں وہ منفرد کا حکم رکھتا ہے یا مقتدی کا اگر اس بات کو دیکھا جائے کہ مسافر مسبوق امام کے پیچھے پوری نماز پڑھتا ہے کیونکہ مقتدی کی تحریمہ امام کی تحریمہ پر مبنی ہے یعنی اس کی اقتداء میں داخل ہو کر نماز کی نیت باندھی ہے تو اس لحاظ سے مسبوق بقیہ نماز میں مقتدی ہے اور اگر اس بات کو دیکھا جائے کہ بقیہ نماز میں اگر سہو ہو جائے تو یہ سجدہ سہو کرتا ہے کیونکہ اس کی حرکات اپنی مرضی سے ہیں تو اس لحاظ سے منفرد کے حکم میں ہے چونکہ اس کی حالت میں اشتباہ ہے اس لئے کوئی اس کی امامت کو منع کہتا ہے کوئی مشتبہ۔ اس کے علاوہ یہ معاملہ کثیر الوقوع ہے یعنی جماعت نماز سے آگے پیچھے رہنے کا اتفاق اکثر لوگوں کو ہوتا رہتا ہے مگر ایک واقعہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا یا صحابہ رضی کا ایسا نہیں ملتا جس سے امامت مسبوق ثابت ہو۔ اس سے امامت مسبوق میں شبہ اور پختہ ہو جاتا ہے اس لئے احتیاط مناسب ہے اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ ائتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم۔ یعنی تم میری اقتداء کرو۔ اور جو تمہارے پیچھے ہیں، تمہاری اقتداء کریں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی صفیں پہلی صفوں کی اقتداء کریں تو مقتدی کا حالت اقتداء میں امام بننا صحیح ہو گیا۔ تو اس کی بابت عرض ہے کہ یہ محض نیچے اوپر ہونے میں اقتداء ہے جیسے کوئی بہرہ اندھیری رات

میں امام کے پیچھے ہو تو وہ اپنے ساتھی کے ساتھ نیچے اوپر ہوتا ہے یہ کوئی حقیقت میں امامت نہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کے پہلو میں کھڑے ہوتے تاکہ لوگوں کو تکبیر سنائیں کیونکہ کمزوری کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی آواز نہیں نکلتی تھی۔ اسی طرح جب آدم بہت ہوتا ہے۔ تو کسی کو تکبیر کے لئے مقرر کر دیتے ہیں تاکہ لوگ اس کی آواز کے ساتھ نیچے اوپر ہوں۔ یہ کوئی حقیقت میں امامت نہیں ٹھیک اسی طرح حدیث ائتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم کو سمجھ لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اس حدیث کا ایک دوسرا معنی بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ اے صحابہ! تم میری اقتدا کرو یعنی تم نماز وغیرہ میں میرا خیال رکھو کہ میں کس طرح نماز پڑھتا ہوں اور تم سے بعد کے لوگ تابعین وغیرہ تمہاری اقتدا کریں تاکہ یہ سلسلہ دین کا آگے تک پہنچ جائے۔

خلاصہ یہ کہ ایسی کوئی صاف روایت نہیں ملتی جس میں ایک وقت ایک شخص امام بھی ہو اور مقتدی بھی ہو۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۲۶ شعبان ۱۳۵۲ھ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

عورت کی امامت

سوال :۔ مستورات کی امامت جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جائز ہے تو درمیان میں کھڑی ہو یا آگے؟

جواب :۔ ابوداؤد میں حدیث ہے کہ عورت عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے لیکن درمیان کھڑی ہو۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۲۲ رمضان ۱۳۸۲ھ ۷ فروری ۱۹۶۳ء

الگ جماعت کیلئے مقررہ امام سے اجازت لینا

سوال :۔ کیا الگ جماعت قائم کرنے کے لئے اصل امام سے اجازت لینے کی ضرورت ہے۔

جواب :۔ حدیث میں ہے۔

لا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ (مشکوٰۃ باب الامامۃ فصل اوّل)

یعنی کوئی شخص دوسرے کی اختیار والی جگہ امامت نہ کرائے۔

مذکورہ بالا صورت میں اصل امام مسجد کی امامت کا اختیار رکھتا ہے جو مقررہ امام کے علاوہ اس میں پہلے جماعت کراتے ہیں۔ ان کی جماعت اس حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ پس بجائے اس کے کہ ان کو اس جماعت کا ثواب ہو الٹا عذاب کا خطرہ ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۰ھ ۱۸ر نومبر سنہ ۱۹۶۰ء

مسبوق کا بیان

مسبوق کی کونسی رکعت ہے

سوال :- ایک مقتدی تیسری رکعت شام کو رکوع میں شامل جماعت ہوتا ہے۔ اور وہ امام کے سلام کے بعد دوسری رکعت میں سبحانک اللہ پڑھے یا نہ پڑھے گویا باقی رکعت میں مقتدی ثناء پڑھے یا نہ پڑھے اور اگر پڑھی جائے تو نماز میں کوئی نقص تو نہیں۔ چارگانہ میں بھی دو رکعت فجر والی میں بھی؟

خدا بخش از راجہ سانسی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر

جواب :- حدیث میں ہے۔

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا متفق علیہ (مشکوٰۃ)

یعنی جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ پڑھو اور جتنی فوت ہو جائے پوری کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسبوق امام کے فارغ ہونے کے بعد جتنی نماز پڑھتا ہے وہ اس کی پچھلی نماز ہے اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اس کی پہل ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں فوت شدہ کی بابت اتمام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی اخیر سے پورا کرنے کے ہیں۔ اور اخیر سے پورا کرنا اسی صورت سے ہو سکتا ہے کہ جو امام کی فراغت کے بعد پڑھے وہ اس کی اخیر کی ہو۔ اور بعض روایتوں میں اتمام کی جگہ قضاء کا لفظ آیا ہے تو وہ اس کے خلاف نہیں۔ کیونکہ قضا کے معنی پورا کرنے کے بھی آتے ہیں۔

جیسے قرآن مجید میں ہے :-